ثقافتِ اسلام اور باہمی اِحترام

الحمد لله ربّ العالمين والصّلاةُ والسّلامُ على سيّد الأنبياءِ والمرسَلين وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّيْن، أَمّا بَعد: فأعوذ بالله من الشّيطان الرّجيم، بسم الله الرّحمن الرّحيم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعيْن.

احترامِ انسانیت

عزیزانِ محترم! اسلام ایک ہمہ گیر وآفاقی دِین ہے، اس کی ہمہ گیریت ہی ایک ایسا وسیع تر باب ہے جہاں سے ہر عام وخاص کو داخلے کی اجازت ملتی ہے، یہ اسلام کا ایک خاص امتیازی وَصف ہے، اور اسی اِنفرادی و امتیازی وَصف کی بِناء پر اسلام اور اس کی ثقافت کو ایک منفرِد مقام حاصل ہے، جس میں نہ کسی علاقے کا حِصار ہے، نہ کسی سلطنت کی تحدید، نہ کسی قومیت کی وَبا ہے، نہ کسی نسل پرستی کا مرض، نہ اس کی کوئی سرحد ہے، اور نہ کوئی مخصوص گھیرابندی۔ دراصل دینِ اسلام اپنی ذات میں بے پناہ وسعت، گہرائی وگیرائی اور ہمہ جہتی رکھے ہوئے ہے، اسی طرح اسلام امن وسلامتی، خیر خواہی، باہم حقوق کی ادائیگی، جو اپنے

لیے پسند کرو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرنے، لوگوں کی جان ومال، عزّت وآبرُو کی حفاظت، اور احترامِ انسانیت کا حکم دیتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾(1) "بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزّت عطا کی ہے"۔

محترم بھائیو! کسی کا احترام یہ ہے کہ لوگوں سے خوش دلی کے ساتھ ملاقات کی جائے، ہر آنے والے کا اچھے انداز سے استقبال کیا جائے، اسی سے ایک باشعور مُعاشرہ پروان چڑھتا ہے؛ کہ مہذّب لوگ اور باشعور مُعاشرہ ایک دوسرے کا احترام کرنے کے سبب ترقی پاتے اور اَقوامِ عالَم میں پہچانے جاتے ہیں۔

اسلامی ثقافت میں باہمی احترام کی بنیاد

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اِسلامی ثقافت میں سب سے زیادہ احترام کے لائق اللہ عزّوجلّ، اور اس کے پیارے رسول صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی ذاتِ اقدس ہے، اور احترام کی بنیاد ہی اسی پر ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے بتائے ہوئے طریقہ پر زندگی بسر ہو، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿لِتُؤْمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً﴾(2) "اے لوگو! اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ! رسول اللہ کی تعظیم وتوقیر کرو! اور صبح وشام اللہ تعالی کی پاکی بولو!"۔

---

(١) پ١٥، الإسراء: ٧٠.

(٢) پ٢٦، الفتح: ٩.

احترامِ قوانین

عزیز دوستو! اسلامی ثقافت میں احترام کے حوالے سے دینِ اسلام کا مزاج یہ ہے کہ وہ لاقانونیت اور اَنارکی کو سخت ناپسند کرتا ہے، اور اپنے ماننے والوں کو ایک اجتماعی نظام کے تحت زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ دینِ اسلام ہمیں ایسے تمام اَحکام وقوانین میں حکومتِ وقت کی اِطاعت کی دعوت دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اَحکام کے خلاف نہ ہوں۔ انہی میں سے سفری قوانین کا احترام بھی ہم پر لازم ہے؛ کہ راستہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس سے ہر ایک آمد ورفت کی ضرورت پوری کرتا ہے، لہٰذا ہم سب پر راستے کے حقوق کی ادائیگی بھی لازم ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا»[1] "راستے کا حق ادا کیا کرو"۔

تو معلوم ہوا کہ راستے کے بھی کچھ حقوق وآداب ہیں، جن کی ادائیگی بہت ضروری ہے، انہی حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ہم ٹریفک کے قوانین کو معلوم کریں، سیکھیں، اور ان کی مکمل پاسداری کریں، بالخصوص ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سفر کے آداب سیکھے اور اس پر عمل پیرا بھی ہو، سفر کی ابتداء میں بسم اللہ اور سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا پڑھے، سواری کی اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، دَورانِ سفر ملکی قوانین کی پاسداری کرے، قانون کی خلاف ورزی کرکے اپنے اور دوسروں کے لیے تکالیف وپریشانی کا باعث

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٦٥، صـ٣٩٧.

نہ بنے؛ تاکہ خود بھی سلامت رہے اور دیگر لوگ بھی سلامتی کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود تک بآسانی پہنچ سکیں، سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے ہمیں اپنے آپ کو اور دوسروں کو بھی تکلیف پہنچانے سے منع فرمایا، ارشاد ہوتا ہے: «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ!»[1] "نہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ، نہ کسی اَور کو"۔

بچوں، بڑوں اور بزرگوں کا احترام

میرے دوستو وبزرگو! اسلامی ثقافت میں مُعاشرتی احترام کا بھی درس دیا گیا ہے، اس میں چھوٹے بڑے اور ضعیف العمر تمام لوگ داخل ہیں۔ دینِ اسلام نے ان کی خدمت کا جو جامع حکم ارشاد فرمایا ہے، اس کی مثال دنیا بھر کے دیگر مذاہب واَدیان میں نہیں ملتی، بزرگوں کی خدمت، ان کے مصائب وآلام کو دُور کرنا، ان کے دُکھ دَرد بانٹنا، ان کے ساتھ ہمدردی، غمخواری اور شفقت سے پیش آنا، چھوٹوں کے ساتھ خوش اَخلاقی کا مُظاہرہ کرنا، ان کی اچھی تربیت کرنا، اور بڑوں کی عزّت وتعظیم کرنا بہت بڑی نیکی اور عظیم عبادت ہے، یہ مقدّس کام ایک اَہم فریضہ اور اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی کا بہترین ذریعہ ہے، یقیناً اگر کوئی شخص اللہ تعالی کی رِضا کی خاطر ان حضرات کی خدمت کرے، تو دنیا وآخرت کی کامیابی اس کا مقدَّر بن جاتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الأحكام، ر: ٢٣٤١، صـ٣٩٢.

عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾[1] "جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اُس جیسی دس ۱۰ ہیں"۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾[2] "جو کوئی نیکی لائے اُس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے۔ دِینِ اسلام بزرگوں کی خدمت میں بھی دیگر مذاہب سے مقدّم ہے، بڑی عمر کے لوگوں کی خدمت ان سے محبت وشفقت عظیم کام اور بڑی نیکی ہے، اور دینِ اسلام نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے پر بہت زور دیتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾[3] "نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلو!"۔

برادرانِ اسلام! اسلامی مُعاشرے میں عمر رسیدہ اَفراد خصوصی مقام رکھتے ہیں، یہ حضرات باعثِ برکت ورَحمت اور قابلِ عزّت وتکریم ہیں، رحمتِ کونَین ﷺ نے بزرگوں کی عزّت وتکریم کے لیے خُوب تلقین وتاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا!»[4] "جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے، وہ ہم

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٦٠.

(٢) پ٢٠، القصص: ٨٤.

(٣) پ٢، البقرة: ١٤٨.

(٤) "جامع الترمذي" أبوابُ البر والصلة، ر: ١٩١٩، صـ٤٤٨.

میں سے نہیں"۔ ایک اَور حدیثِ پاک میں فرمایا: «كَبِّرِ الكُبْرَ!»[1] "بڑے کے مرتبہ اور عزّت کا خیال رکھو!"۔ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا!»[2] "جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، وہ ہم میں سے نہیں"۔

عزیز دوستو! بزرگوں کی خدمت ہمارے لیے بے حد ضروری اور اجر وثواب کا باعث ہے، جو مؤمن مَرد وعورت نیک اَعمال بجالائے اُسے اُس کا اجر ملے گا، اُسے جنّت میں داخل کیا جائے گا، فرمانِ خداوندی ہے: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾[3] "جو کچھ بھلے کام کرے گا مَرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان، تو وہ جنّت میں داخل کیے جائیں گے، اور اُنہیں تِل بھر بھی نقصان نہیں ہوگا"۔ تو معلوم ہوا کہ جیسا بوئیں گے وَیسا ہی کاٹیں گے، اچھے اعمال کی اچھی جزا، اور بُرے اعمال کی بُری سزا پائیں گے، جو اِخلاص کے ساتھ اَعمالِ صالحہ اور بزرگوں کی جتنی خدمت کرے گا، اُتنا ہی اَجر وثواب بھی پائے گا۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ الْأدب، ر: ٦١٤٣، صـ١٠٧١.

(٢) "سنن أبي داود" كتابُ الأدب، بَابُ في الرَّحمة، ر: ٤٩٤٣، صـ٦٩٦.

(٣) پ٥، النّسآء: ١٢٤.

احترامِ خواتین

برادرانِ اسلام! اسلامی ثقافت ہمیں خواتین کے احترام کا بھی درس دیتی ہے؛ کیونکہ خواتین کا احترام اصلاً تکریمِ انسانیت ہے۔ خواتین کو ان کے جائز حقوق کی فراہمی ہماری سیاسی، سماجی اور مُعاشرتی ذمہ داری بھی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی مُعاشرہ خواتین کے حقوق سے پہلو تہی بَرَت کر مُعاشرتی ومُعاشی ترقی نہیں کر سکتا۔ خواتین انسانیت کا نصف حصہ ہیں، اور انسانی مُعاشرہ کا ناقابلِ فراموش جزء ہیں۔ یہ مختلف حیثیتوں سے مُعاشرہ میں اہم کردار ادا کرتے ہوئے مُعاشرتی وسماجی اِرتقاء کا حصہ بنتی ہیں۔ دینِ اسلام نے اصلاً خواتین کے احترام اور عزّت وتکریم کے تصوّر کو رُوشناس کرایا ہے۔ لہذا ان کے حقوق کی ادائیگی بھی ہم پر لازم فرمائی، دینِ اسلام کے علاوہ موجودہ اور ماضی میں پائے جانے والے دیگر اَدیان کی طرف دیکھا جائے، تو یہ بات سورج سے زیادہ رَوشن نظر آتی ہے کہ اسلام نے خواتین کے حقوق واحترام کا جس طرح درس دیا ہے، اُس کا عشرِ عشیر بھی کسی اَور دین ومذہب میں نہیں ملتا، دینِ اسلام نے خواتین کو گھر، خاندان، قبیلہ اور مُعاشرے میں کبھی ماں، کبھی بیٹی، کبھی بہن، کبھی بیوی اور کبھی بہو کی شکل میں انتہائی محترم مقام عطا کیا ہے، زندگی کے ہر پہلو وموڑ پر مَردوں کے ساتھ خواتین کو بھی حقوق میں نہایت محترم شراکت دی ہے، ظاہری وباطنی اعتبار سے انہیں احترام وعزّت کے لباس سے زینت بخشی ہے، مَردوں کو خواتین کا سرپرست بنا کر انہیں حکم دیا ہے کہ خواتین کے حقوق کی پاسداری کریں! ان پر ظلم نہ کریں! ان کی ساتھ ہمدردی ورحم دلی سے پیش آئیں! ان کی عزّت واحترام کا خیال

رکھیں! یہاں تک کہ وراثت میں بھی ان کا مُناسب حصہ مقرّر فرمایا ہے، جبکہ نبئ اسلام کی آمد سے پہلے خواتین کے حق میں ان تمام چیزوں کا کوئی تصوّر ہی نہیں تھا۔

حضراتِ گرامی! جس طرح خواتین پر مَردوں کے حقوق ہیں، اسی طرح مَردوں پر بھی خواتین کے حقوق ہیں، خواتین بعض اَحکام میں مَردوں ہی کی طرح ہیں، جیسا کہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے مَرد وخواتین کے بعض اَحکام سے متعلق پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ»[1] "بعض اَحکام میں خواتین بھی مَردوں کی طرح ہیں"۔ مَردوں کی طرح ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حقوق وواجبات، عمل ودعوت، حساب وکتاب اور جزاوسزا کے اعتبار سے بعض اَحکام میں خواتین کو مَردوں کی طرح برابری حاصل ہے، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے خواتین ومَرد سب کی کچھ امتیازی خصوصیات بھی بیان فرمائی ہیں، مثلاً: خواتین کو رحمدل، نازُک مزاج اور بے حد مہربان بناکر اللہ تعالیٰ نے مزیّن کیا، جبکہ مَردوں کو روزی کمانے کے لیے عزم، استقلال ومعقولیت، سختی اور چاق وچوبندی سے اَفضلیت دی ہے، جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾[2] "شریعت کے مطابق خواتین کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا اُن پر مَردوں

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الطهارة، ر: ٢٣٦، صـ٤٤.

(٢) پ٢، البقرة: ٢٢٨.

کا حق ہے، اور مَردوں کو اُن پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے"۔ علمائے کِرام فرماتے ہیں کہ: ان کے درمیان یہ فرقِ مرتبہ مَرد کی سرپرستی، رعایت اور نان ونفقہ کی بھاری ذمہ داری کے اعتبار سے ہے، نیز فرمایا کہ مَرد کو درجے کے اعتبار سے خواتین پر جو بَرتری حاصل ہے، وہ حسنِ مُعاشرت، خواتین کے ساتھ مال ومہربانی کے ذریعے اچھا برتاؤ کرنے کے سبب سے بھی ہے۔

عزیزانِ گرامی! ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آکر عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ! میری طرف سے سب سے زیادہ بھلائی کا حقدار کون ہے؟ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «أُمُّكَ» "تمہاری ماں"، اُس نے عرض کی: پھر کون؟ رسولِ محتشم ﷺ نے فرمایا: «ثُمَّ أُمُّكَ» "پھر بھی تمہاری ماں"، اُس نے کہا: پھر کون؟ رسولِ مکرّم ﷺ نے فرمایا: «ثُمَّ أُمُّكَ» "پھر بھی تمہاری ماں"، وہ عرض کرنے لگا: پھر کون؟ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «ثُمَّ أَبُوكَ»(1) "پھر تمہارے والد اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ تم اُن سے حُسنِ سُلوک کرو!"۔ اس حدیثِ پاک میں ماں جو ایک خاتون ہے، اس کی واضح فضیلت وترجیح کا بیان ہے۔

عزیزان گرامی! نبئ کریم ﷺ نے خواتین کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «اتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ!؛ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ

---

(1) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٥٩٧١، صـ١٠٤٥.

فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ...ۚ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ!»[1] "خواتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے، اُن کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے اپنے لیے حلال کیا ۔۔۔، تم پر ان کا کھانا پینا اور کپڑے مہیا کرنا لازم ہے!"۔

احترامِ انسانیت

برادرانِ اسلام! احترام کا معنی ومفہوم بہت وسیع ہے، جو مُعاشرہ اور مذہبی عُرف وعادت کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے، سیرتِ طیّبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ غیر مسلموں کا بھی احترام کیا کرتے تھے، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ "سہل بن حُنَیف اور قیس بن سعد قادسیہ کے مقام پر بیٹھے تھے، کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہوگئے، جب انہیں بتایا گیا کہ یہ کسی ذِمّی کافر کا جنازہ ہے، تو انہوں نے فرمایا کہ: ایک بار نبئ کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ (احتراماً) کھڑے ہوگئے، آپ کو بتایا گیا کہ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے، اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا»[2] "کیا وہ انسان نہیں تھا"؟

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الحجّ، باب حَجَّةِ النَّبِي ﷺ، ر: ۵۹۷۱، صـ۱۰۴۵.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ۱۳۱۲، صـ۲۱۰.

اے اللہ! ہمیں انسانیت کا احترام کرنے، باہم حقوق کی ادائیگی، مسلمانوں کی عزّت وآبرو، اور اپنی اور دوسروں کی جان ومال کی حفاظت کرنے کی توفیق وجذبہ نصیب فرما، باہمی اختلافات، ظلم وزیادتی، قتل وغارتگری، بدکاری، فحش کلامی، گمراہی وبے دینی اور بے راہ رَوی سے محفوظ ومامون فرما کر، پاکیزہ وسعادتمندی سے بھرپور زندگی عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، تاجدارِ رسالت ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق دے، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دَوام، شکر وحفاظت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، اے مولائے کریم! ہمیں ایسا بندہ بنا جو تجھے اور تیرے حبیبِ کریم ﷺ کو پسند آجائے، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکام کی مغفرت اور ان پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکام اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا ہو، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُنِنا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.